جلد ۵ | بمبئی۔ دوشنبہ ۲۶ صفر المظفر سنہ ۱۳۱۸ھ مطابق ۲۵ جون سنہ ۱۹۰۰ء | نمبر ۲۶

مقدمۃ الجیش

سمندر کی جھپیٹ

خدا جانے آجکل کیا معاملہ ہو رہا ہے کہ ہماری بہادر فوج جدہر کا رخ باندہتی ہے ادہر ہی اوسکو ایسا نقصان اوٹہانا پڑتا ہے کہ جسکو سنکر ہمین برسون رونا پڑتا ہے گو کہ ہر حالت مین فتح تو ہماری ہی ہو جاتی ہے مگر اسوقت تک مین بہی جاعظم کا مضمون ہو جاتی سلطنت چین پر ہماری وجہ زور جما گیا۔ بڑی زور و شور کیساتھ فرانسے بہری جنگی جہاز وہان بہیجے گئے گر ان تہندرن کی گرداب سی کہ جہاز تو سمندر علن کی جہیٹ پر ہو گئی یہنے جگہ کہا گئے مین بیٹہ گئی ہوا ایک جہاز کی اخبر پر تو پہلے ہو گئی اور فلاح ترن کے جہاز بہی وہان موجود ہو تو آنپر بہی ایسا ہی گرداب کا سینہ ہرن تہا مگر انہین سے تو ایک بہی بچ کر نہ نکلتا ہمیشہ خوف آب ہو جاتا۔ خدا جانی جنگی جہاز کیلئے کیسا سمندر ہے گو کہ غائب انہون زبجہ کی پر بیل

کروگر کی دور اندیشی

خدا جانے کروگر کو یہ پولیٹیکل چالین کسنے سکہا دی ہین یا تجربہ تخصے وہ تو آٹہون گانٹہ کمیت نکلا۔ اوسنے جنگ سے پہلے ہی اپنا تمام بندوبست کر لیا تہا۔ اوسنے جمع پونجی کا بہی ایسا انتظام کر لیا ہے کہ اگر وہ واقعی ہار بہی گیا اور اوسکی سلطنت بہی چہین لیگئی تو بہی اوسکی پلاؤ کی رکابی کہین نہین گئی اوسنے دعلل یورپ کی بنکون مین بہ کروڑ روپیہ جمع کر دیا ہے اسکا سود بہی اتنا ہے گا کہ اوسکی بقیہ زندگی آرام سے بسر ہو جاویگی۔ علاوہ ازین جب پریٹوریا سے نکلا تب بہی خالی ہاتہ نہین نکلا۔ ایک کروڑ ۵۰ لاکہ کا سونا ساتہ لیتا گیا۔ یہی جہ ہوگی کہ اوسنے پریٹوریا مین قید ہو کر رہنا پسند نہین کیا اسمین تو شک نہین کہ اگر وہ محصور ہو کر رہتا تو برٹش فوج کو ناک چنے چبوا دیتا۔ عجب نہ تہا جو یہ گہیرا ڈالنے والی فوج ہی پہیچہے اوکتا جاتی مگر کروگر ایسا چالاک تہا کہ وہ یہانسے مو سا زور

وہان بہی گہر گئے

خدا جانے یہ کیا بات ہے کہ ہمارے بہادر سپاہی ہر جنگ مین پہلے تو گہر جاتے ہین اور پہر اپنی بہادری کا زور دکہاتے ہین۔ جنگ ٹرانسوال مین بارہا ایسا ہوا کہ وحشی دشمن نے فوراً بہتیری کیساتہ گہیرا کی اور جب تک بغل و غضب کے شہر کی چار دیواری مین داخل شہر کا دروازہ بند کیا اور رنگ وغیرہ لٹے اور ٹوٹے۔ مقام اشانتی مین بہی یہی ہوا۔ وہان ترکی کی باقاعدہ فوج نہ تہی۔ حالانکہ بہجے ہمرہ کیا تہا مگر اوسنے بہی ہماری بہادر فوج گہر گئی۔ ٹینٹسن مین بہی یہی ہوا۔ بلوائیون نے بے تکی حملو نسے ہماری بہادر فوج کو ایسا ہولا دیا کہ لاچار اسکو گوشہ نشین ہونا پڑا۔ اب غضب یہ ہوا کہ ہماری ادہر فوج جا سخت تہی ہو تو کمک طلب کی آسکے آگے پہر نہیں بڑے اور چینیون نے ٹینٹسن کی فصیلو نسے گولہ باری شروع کر دی۔ تمام فوجون کو ادہر متوجہ ہونا پڑا غضب یہ ہوا کہ چینیون نے مقام ٹینٹسن پر بہی گولہ باری شروع کر دی۔ اسکے دونون مین جاری

ہماری کام کا نہین

گیبیا کے بارہ کی نسبت پانیر ہماری بہادر گورنمنٹ کو خوف دلاتا ہے کہ ایسا نہو کہ چین جیسی حالت والا معاملہ ہو جائے۔ وہان کے بلوائیون کی سرکوبی کا خیال کرنا بھڑ کے چھتے کو چھیڑنا ہے کیونکہ اونکی تعداد لاکھون کی ہے۔ سب مین قلبی اتحاد ہے۔ اور غضب کہ اونھون نے اسلام بھی قبول کر لیا ہے جس سے اونکی شجاعت کا بادہ دوگنا ہو گیا۔ اگر اونپر چڑھائی کی گئی تو قریب قریب ٹرانسوال کے مشکلات کا سامنا ہوگا۔ اس سے بہتر یہی ہے کہ اوس ملک سے گورنمنٹ ہاتھ اوٹھا لے اور یہہ سمجھ لے کہ یہہ ہماری کام کا ہی نہین۔ بلکہ یہ فرانس کی حد کے قریب ہے اسلیے اوسکو دیدیا جائے۔ پانیر کی دور اندیشی ہے تو قابل تعریف مگر ہم اس سے اتفاق نہین کرتے۔ کیونکہ اگر ایسی سستی کی اور دور اندیشی سے کام لینا پسند کرتے تو پھر ٹرانسوال بھی ہمارے کسی کام کا نہین۔ وہ کانین بھی ہمارے کسی کام کی نہین کہ جن مین سے کروڑون روپئے سالانہ کا سونا نکلتا ہے۔ گورنمنٹ عالی حوصلہ ہے۔ وہ کبھی ہمت نہین ہاریگی۔ انگریزی اخبارات اگر اوسکی دلاورانہ پالیسی کے خلاف ہو جاینگے تو ہم اونکا ساتھ دینے کو مستعد ہو جائینگے۔ اور اپنی بہادر فوج کو شاباش و آفرین کیساتھ جوش دلا دلا کے لڑائینگے

جان پر کھیل گئے

چینیون کی نسبت خبرون سے سوائے مسلمانون کے تمام لوگون کے لیے سمجھتے تھے کہ اون سے کبھی جنگ و جدل کی امید ہی نہین ہو سکتی تھی۔ مگر اب جو جان پر آ بنی تو وہ پرندے سے جان کے لیے مستعد ہو گئے۔ کہ وہ تمام یورپی طاقتون پر پیشدستی کر بیٹھے۔ اودہر تو ایلچی بھیجدیا گیا۔ اور اودہر سے اونھون نے گولون کا مینہ برسانا شروع کر دیا۔ چنانچہ سعدی نے سچ فرمایا ہے ہین سہ وقت ضرورت چو نماند گریز۔ دست بگیرد سر شمشیر تیز۔ چینیون نے اسوقت اپنی ہمت سے زیادہ جوش دکھا دیا۔ یہہ تو ظاہر ہی ہے کہ کہان ایک کہان سات پانچ۔ اودہر یاجوج ماجوج کی فوجین تھین سات گہنٹہ تک برابر گولہ باری ہوتی رہی۔ تمام سلطنتون کے جنگی جہازون کے قلعون پر گولے برسا رہے تھے چینیون کا نقصان بے انتہا ہوا۔ شہر ٹین ٹسن اوڑ گیا۔ کئی قلعے برباد ہو گئے۔ ایک قلعہ اونکا مین آگیا جان کے نقصان کا اندازہ بھی اسی سے سمجھ مین آ سکتا ہے تعجب تو یہہ ہے کہ سب متفقہ طاقتون نے بیکن کے قلعے اوڑا دیے تو پھر فوجین شہر کے اندر کیون نہ داخل ہو گئین۔ کیا اسطرف کی جنگ کا خاتمہ بھی ایسا ہی ہوگا جیسے ٹرانسوال کی جنگ کا خاتمہ ہوتا ہی تھا۔ [illegible]

یانان مین فساد

معلوم ہوتا ہے کہ جیسے فرانسیسیون نے زندگی ہی مین ... ہین ویسے ہی چینیون نے بھی منصوبہ گانٹھ لیا ہے اونھون نے فرانسیسیون کے اتفاق پر غور کرکے یہ نتیجہ نکال لیا کہ قوم چاہے جسقدر کم اور بزدل ہو لیکن اوسمین اگر اتفاق کی جڑ مضبوط ہے تو وہ اپنے قوی سے قوی دشمن کو ناک چنے چبوا سکتی ہے اگر وہ غالب نہ سکیگی تاہم پریشان تو اسقدر کر دیگی کہ دشمن ہمیشہ پرہیز کرتا پھریگا جیسا کہ فرانسیسیون کے اتفاق سے ظاہر ہوتا ہے کہ ۴۰ ہزار فوج پر دو لاکھ فوج چڑہ گئی۔ ہزارون جان اور کروڑون روپے کا نقصان اوٹھاکے پایہ تخت پر انگریزی جہنڈا گڑ بھی گیا مگر ہنوز رفتار اور ولیرے فرانسیسیون کی شورہ پشتی مین ذرا بھی فرق نہین آیا۔ اسکی وجہ کیا ہے بس یہی اتفاق اور یکدلی۔ اونھون نے آپس مین عہد کر لیا کہ اب ہمکو زندہ نہین رہنا چاہیے۔ وہ اپنے عہد کے موافق برابر لڑ رہے ہین۔ باوجودیکہ اونکی تھوڑی جمعیت ہے مگر اونھون نے وہ وہ کار نمایان کیا کہ ہماری فوج چلتے تو کیا گھسنے والون کے ہوش باختہ ہو گئے۔ ایساہی خیال چینیون کا بھی ہو گیا ہے جو ایک عرصہ کے بعد انکو جوش آیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ [illegible] ... وہ تو فساد تباہی ہی یانان مین طوفان بتمیزی بپا کر دیا فرنچ سفیر کو مار ڈالا ... اور فرنچ کو تمام ... [illegible]

جنگ ٹرانسوال کی نسبت اب کوئی خبر قابل لکھنے کے نہین ... ہوئی ہے ... چین پر چڑھائی ہوئی ہے کیس لارڈ رابرٹس ... سستانے کیلیے اعتکاف مین تو نہین بیٹھ گئے۔ اگر ... سے وہ ... پر ہاتھ دہر کے بیٹھ گئے ہیں تو وہ ... نہین ... مین ابھی بہت کچھ ... جبتک ... فوجین ... اور ... [illegible]

منتخب امانت در رباعیات سرمد منشی محمد اسحٰق صاحب دہلوی کی طرف سے دفتر عالیہ مین بھیجی گئی کتاب مولانا مجدالدین ... صاحب ... کی تصنیف ہے۔ ... [illegible]

حاجی علی کی بابت دفتر عالیہ مین ایچ ایچ ... حسن ... کا مراسلہ آیا ہے ... اسلام مین بھی اسکو ... حاجی علی صاحب مرحوم ... [illegible]

ایک سے ایک جھکتا ہے

چین کا فتح ہو جانا تو کوئی بات نہیں مگر اوسکے پاس فوج ہی کافی ہے۔ سامان جنگ بھی معقول ہو مگر ایک سلطنت ایک ہی سلطنت سے مقابلہ کر سکتی ہے اوسکے پیچھے تو یہ سلطنتیں لپٹی ہوئی ہیں۔ اگر ہر سلطنت اپنی فوج کا چوتھائی حصہ بھی بھیجے تو ایک روز میں چینی سلطنت صفاچٹ میدان ہو جائے مگر وہان تو پیچ آ پڑا ہے کہ ایک سے ایک جھکتا ہے ہر سلطنت یہی کوشش کرتی ہے کہ دوسری سلطنت کی فوج زیادہ نہ پہونچ جائے۔ نہیں پھر وہی مثل ہو جائیگی جس کی لاٹھی اوسکی بھینس۔ یعنی فتح کے وہان جس کی فوج زیادہ ہیگی وہی قبضہ کر بیٹھیگی۔ اور سب کی محنت خاک میں مل جائیگی۔ روس نے بہت کوشش کی کہ دھکا پیل کر کے اپنی فوج زیادہ بھیجے مگر اور سلطنتوں نے اوسے روک دیا۔ جاپان اوس کی فوج اور فوجوں سے اب بھی زیادہ ہے جاپان بہت کچھ جوش میں بھرا ہوا ہے۔ سلطنتوں نے اوسے ۳۰ ہزار فوج بھیجنے کی اجازت دی ہے مگر اوس کے اراکین سلطنت کہتے ہیں کہ چاہے تمام سلطنتیں ناراض ہو جائیں مگر ہم تو ایک لاکھ فوج بھیجیں گے۔ اگر اوسنے اتنی ہی فوج بھیجدی تو بڑی دل لگی ہوگی۔ آپس میں گھمسان کی ٹھن جائیگی انجام کار سلطنت چین کی یہ حالت ہوگی۔ تو گر نہ ہو گر لے جو اپنے میں جھونکو۔

ہماری خزانوں کو نظر سے دیکھنے والے کہتے ہیں کہ برٹش گورنمنٹ تو کبھی کسی چیز ہو انکو خزانہ کا منہ کبھی نہیں کھولتی جب کبھی کوئی کام آ پڑا یا تو رعایا کی گردن ٹیکس یا قرض کے نام سے مروڑ کر اینٹھ لیے۔ وہ بہ نظر تنگ حوصلہ ہیں کہ ہماری گورنمنٹ زمین کی جڑائی کا تمام خرچہ شاہی خزانہ سے دینے کا وعدہ کر لیا ہے۔ یہ حاتمانہ صفت نہیں تو اور کیا ہے رعایا کو فائدہ ہی کیلیے ہو۔

اچھے او بچھے

انگریزی اخبارات کو خدا جانے مسٹر تیلک سے کیا لاگ ہو گئی ہے کہ وہ اب تک انکی نسبت بیٹے کٹے مضامین لکھتے ہیں۔ اخبار گلوب جو لندن سے شایع ہوتا ہے اوسنے تو انکو باغی ہی قرار دیدیا۔ اور یہ لکھا کہ پونہ میں جو خون ہوئے وہ انہی کی سازش سے ہوئے۔ مسٹر تیلک کو ایسے فقرہ کے سننے کی اب کہاں تاب ہے۔ یہ بیچارے پہلے ہی ڈیڑھ سال کی بھگتے بیٹھے ہیں۔ اگر ان کی نسبت کوئی اس قسم کا گمان بھی ظاہر کرے تو یہ کاٹ کھانیکو دوڑ پڑیں۔ اور واقعی بات تو یہ ہے کہ کیوں نہ کاٹ کھائیں۔ یہ الزام کچھ ایسا ویسا تو ہے نہیں گورنمنٹ کا باغی بننا گویا زندہ در گور رہنا ہے۔ مسٹر تیلک کو کو اس مضمون سے ایسا جوش آیا کہ وہ فوراً لندن کو روانہ ہو گئے۔ اور اخبار گلوب پر دعوی ٹھونک ہی دیا۔ اوسکا ایڈیٹر بھی گھبرا گیا ہوگا کہ یہ تو بلائے بے درمان کی طرح لپٹ گیا۔ دیسی بھی اب ایسے منتہا کے فریلے (شورہ پشت) ہو گئے کہ یہاں تک حملہ کرنے لگے۔ مسٹر تیلک نے دو بیرسٹر کیے ہیں۔ اخبار گلوب نے بھی دو بیرسٹر کیے ہیں۔ مقدمہ بڑے معرکہ کا ہوگا۔ پرانی ہڈیاں اوکھیڑی جائینگی۔ عجب نہیں جو اخبار گلوب اسکی تحقیق کیلیے ایک کمیشن یہاں بھیجے۔ اگر یہی ہوا تو مقدمہ شیطان کی آنت سے بھی گزون بڑھ جائیگا۔

دیسی بہادر بھی گورنمنٹ کے طرفدار بنکر خوب جلے پھپھولے پھوڑ رہے ہیں۔ فتح پریٹوریا پر جو اظہار مسرت کے جلسے کیے گئے اور [illegible] دل کی تسلی کیلیے عجیب عجیب کارروائیاں ہوئیں ایک جگہ کروگر کا پتلا فرضی بنایا گیا۔ اور گلے میں پرانے کھونسٹروں کا ہار ڈالا گیا۔ ایک جگہ فرضی پریٹوریا کا قلعہ بنا کے جلا دیا گیا۔ واہ واہ کیا کہنا ہے۔

جھنڈا اوڑ کے جا پہنچا

کون کہتا ہے کہ برٹش گورنمنٹ کا اقبال سراپا زوال پر ہے۔ منکرین گورنمنٹ ذرا آنکھیں کھولکے دیکھیں کہ سب سے زیادہ اسیکا ستارہ بلندی پر ہے۔ ہر طرف اسکے خلاف میں فتنہ و فساد اوٹھ رہے ہیں تو کیا ہیں آخر ترقی بھی تو اسیکی ہو رہی ہے۔ اسکا اقبال تمام یورپی سلطنتوں سے بڑھ کر ہے۔ اسکی دلیل یہ ہے کہ چین پر سبکی فوجیں حملہ کر رہی تھیں اور ہر فوج یہی چاہتی تھی کہ کسیطرح ہمارا جھنڈا پہلے پیکن کی فصیل پر لہرانے لگے۔ مگر اور تو سب منہ ہی تکتی رہ گئیں۔ ہمارا جھنڈا خود بخود اوڑ کے پیکن کی جنوبی فصیل پر جا پہونچا اور خود بخود ہی لندن شریف کی طرف رخ کر کے لگا لہرانے۔ ناظرین بڑے چنچے ہوں گے کہ جھنڈے کا خود بخود پہونچ جانا چہ معنی دارد۔ اسکے معنی یہ ہیں کہ ۲۰ جون کو یہ خبر آئی کہ امیر البحر سیمر معہ اپنی فوج کے جھنڈا لیے ہوئے پیکن کی فصیل پر پہونچ گئے۔ ۲۱ کو خبر آئی کہ امیر البحر سیمر کو باغیوں نے (ٹینٹسن میں) مار ڈالا۔ اور خارجی طاقتوں کے کل وزیر جو پیکن میں مقیم تھے مار ڈالے گئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ امیر البحر سیمر کو تو ٹینٹسن میں باغیوں نے گھیر رکھا تھا۔ جھنڈا خود بخود اوڑ کے نہیں پہنچا تو کیونکر پہنچا۔ اور فصیل پر جھنڈے کے لہرانے میں کسیطرح کا شک ہی نہیں سکتا تو پھر اب ناظرین ہی ہمکو بتادیں

بمبئی میں بارش ابھی تک کب جب [illegible] خلقت کی آنکھیں ابر کو دیکھتیں کل شام ایک گھٹا اٹھی تھی جب زور کی بارش ہوئی بادل خان بھی ایسے جلدی گئے ہیں کہ زمین کا جگر تک تر کر دیا۔ مگر پھر کچھ بھی نہیں دن نکلتے ہی ہوا ہو گئے چلو جیسے سات دن رونے یون ہی لوگوں کے آنسو پونچھ جایا کریں تب بھی غنیمت ہے۔

بڑھیا اسامیوں کو پھانسا

فتح پریٹوریا اور پریٹوریا کے دخول کی خبر سنکر صاحب نے پرچے چھاپے تھے کہ اب خوب چہلیں کی کرینگے اپنی بہادر گورنمنٹ کی فتح کے گیت گائینگے مگر دو چار خبرین ایسی بیڈھب آگئیں کہ اون سے چولین ڈھیلی ہو گئیں جگر پرچھڑے تک جھڑ گئے۔ خدا ان وحشی ڈچوں کو غارت کرے۔ کہ ان کمبختوں نے ہماری فرضی تمام محنت خاک مین ملا دی اور ہماری تمام آرزوؤں پر پانی پھیر دیا۔ گو کہ فتح تو ہماری ہی ہوگی اور تسکین دل کے لایق تو ہوہی گئی مگر یہہ واقعہ بھی ایسا غضب کا ہوا ہے کہ اگر ہم برسون روئین تب بھی دل ٹھنڈا ہو اپنی فتح سے ہمکو تو یقین ہوگیا تھا کہ گروہ بھاگے نہین۔ تو اونکی کمر ہمت تو ضرور ٹوٹ گئی۔ اور ایسی ٹوٹ گئی کہ جوڑ جوڑ الگ ہو گیا۔ مگر وہ ظالم ایسی بلا ہڑی کے ہین کہ اون کی تو چول تک نہین ڈھیلی ہوئی۔ بلکہ اونھون نے اس ٹوٹی پھوٹی حالت پر ایسا صدمہ دیا کہ ہمارا دل ٹوٹ گیا۔ ظالمون نے لنڈلی مقام پر ہماری بہادر فوج کو ایسا گھیرا کہ اوسکا قافیہ ہی تنگ کر دیا اور فوج بھی ایسی ویسی تھی **خاص شاہنشاہی** فوج تھی اور پھر بھی تھا کہ تعداد مین تھوڑی ہو نہین اکٹھی تین کمپنیان تھین۔ ہائے ہائے غضب ہوگیا ستم ہوا۔ بڑی بیدردی سے اوسکو پھانسا اور بڑی بے تہذیبی کی کارروائی کی۔ ہماری بہادر فوج نے مقابلہ تو ایسا کیا کہ اوسکا دل ہی جانتا ہوگا۔ ہماری بہادر فوج آخر کرتی کیا کمبخت بدتہذیب اور نابکارون سے پالا پڑا تھا۔ لاچار ہتھیار بند فوج نے ہتھیار ڈالدئے۔ اور بیچاری دبا کی کمزوری ہو گئی۔ وہ نامعقول ایسی اصلاح مانگ لئے جیسے چرواہا بکریون کو ریوڑ کر لیجاتا ہو بلکہ تو وہ نامناسبات کا ہے کہ اس فوج میں بڑی بڑھیا بڑھیا اسامیان تھین آئرش [illegible] کا اور ارل [illegible] کے لفٹنٹ وغیرہ [illegible] اور ایسی ہی اسامیان تھین۔

ڈھاک کے تین پات

یہ بات سمجھ مین نہین آتی کہ پریٹوریا تو ہمارے ہاتھ مین آگیا۔ مگر فتوحات کچھ بھی نہین ہوئی۔ نہ دو نکے بیشمار خزانے ہاتھ لگے۔ نہ اون کے آدمیون کو گرفتار کر سکے۔ نہ اونکی وہ بڑی بڑی توپین ہاتھ لگین جو قلعہ پر چڑھی ہوئی تھین۔ نہ اونکا گولہ بارود ہاتھ لگا۔ اسی خیال کو تو ہم سوچتے ہین کہ اگر پریٹوریا ہاتھ لگا تو کیا لگا یہ تو سمجھئے وہی ڈھاک کے تین پات۔ ہم پریٹوریا کی درو دیوار کو چاٹا کرین اور کچھ بھی نہین۔ یہی رعایا کی حالت اوس سے ابھی ہمکو کوئی پھل نہین مل سکتا۔ اگر واقعی وہ ایک عرصہ دراز تک ہمارے اوٹ مین رہی اور سیدھی طرح زیر حکومت اوس نے بسر کی تو ٹیکسون کی ہمارا ہے اوس سے کچھ وصول ہو ہی رہیگا مگر ابھی تو گفت میدان ہے۔ فوج اصلح اطمینان کیساتھہ وہان سے نکلے جیسے کوئی تبدیل آب ہوا کے لئے نقل مکان کرتا ہو۔ اونکی تمام سامان جنگ مین سے صرف دو توپین ہمارے ہاتھ لگین جسکو وہ ناکارہ سمجھکے چھوڑ گئے۔ یا شاید نمونہ دکھانیکے لئے وہ عمداً چھوڑ گئے جسکو دیکھ دیکھکے ہماری فوج عمر بھر افسوس کرے کہ ہائے ایسی بڑی توپین الہ یون ہاتھ سے نکل جائین۔ ہمارا زریں تو پریٹوریا مین برٹش فوجکا داخل ہوجانا اسکے لئے نہایت ہی خوفناک ہے ایسا نہو کہ وہ کمبخت موقعہ پاکے چارون طرف سے آکے گھیر لین۔ اور یہہ بھی عجب نہین جو وہ مورچین تیار کرگئے ہوں جب وہ دیکھین کہ تمام انگریزی فوج اسمین بڑی خراٹے لے رہی ہے تو وہ بتی دکھا دین اور ہماری ساری فوج دھوان دھار ہوکر آسمان کی سیر کرنے لگے۔ ہمکو یقین ہے کہ ہمارے بہادر جنرل لارڈ رابرٹس جو بڑے تجربہ کار ہین وہ ایسی فریب کی جالون مین نہین پھنسینگے۔ جیسے وہ سیکے بچے ہین ویسے ہی اپنی فوجکو بھی رکھینگے۔

چینی مسلمان چین بلوادینگے

اسمین تو کوئی شک نہین کہ عنقریب چین کی تباہی ہو جائیگی کیونکہ ایک سلطنت ہو تو اوس سے کوئی برسر بھی آسکے۔ اوسپر تو یاجوج ماجوج کی چڑھائی ہے جدہر آنکھ اوٹھا کر دیکھو فوج ہی فوج نظر آتی ہے اور پھر غضب یہہ کہ پہلے ہی حملہ مین پایہ تخت کو گھیر لیا سلطنت چین پر تو اونھون نے یہ ظاہر کیا کہ ہم شورش کا بلوا فرو کرنے کے لئے فوجین روانہ کر رہے ہین۔ اوس غریب کو دھوکہ ہی دھوکہ مین رکھا۔ اور آخر اپنی فوجون کا رخ ادہر ہی کر دیا۔ وہی مثل ہوئی کہ کہا پرلیس نہ چلا گر صبا کے کان اینٹھے۔ جاپانیون کا اس قدر زور ہو گیا تھا کہ اونھون نے کسی کی فوج کو آگے نہ بڑھنے دیا۔ اور کسیکی فوج کی تو کیا طاقت تھی جو آگے بڑھ جاتی روسی فوج بھی آگے نہ بڑھ سکی دعل [illegible] پر [illegible] دیکھا کہ لڑائی تو [illegible] بدتہذیب ہین ہماری فوجکو آگے نہین بڑھنے دیتے اس لئے وہ یہ خواہش [illegible] کہ ادہر سے تو اونھون نے گھیر لیا اور پیکن پر دھاوا کر دیا۔ چینی اگرچہ چنڈو کے نشہ مین مست رہو رہتے ہین مگر وہ آدمی کے تیور تو خوب پہچانتے ہین یورپین فوجون نے جو بے تحاشا آگے بڑھنا شروع کر دیا اوسیوقت وہ تاڑ گئے۔ [illegible] بیڈھب نظر آتے ہین خدا خیر کرے چنڈو کی پیالیان پھینک پھانک اور بانو ہاتھ مین لیکے اٹھ کھڑے ہوئے۔ مگر یہ ہین تو چنڈو باز وہ بیچارے کیا مقابلہ کرینگے ان چینی مسلمان اگر مقابلہ مین آ گئے تو کچھہ کر دکھائینگے کیونکہ اونمین ابھی تو تھوڑا خون باقی ہے۔ اور وہ اسلام کے بھی پابند ہین۔ اونھون نے اپنی مسجد پر لکھ رکھا ہے کہ اسمین اگر کوئی غیر مذہب کا آدمی داخل ہوگا تو فوراً قتل کر دیا جائیگا۔ کسی کی طاقت نہین کرتے کہ [illegible] تک [illegible] کرتا [illegible] بیباکی [illegible] سمجھے [illegible] وہ [illegible] اور اپنی قوم [illegible] ہین [illegible] بڑی بات [illegible] کہ اتفاق بہت مضبوطی ہی اسلئے خیال کیا جاتا ہے کہ اگر یہ مقابلہ مین

دونون کو ٹھینگا دیا

ریاست جودھپور مین قوم ہنود نے جیسا کہ مسلمانون پر غضب ڈھایا ہے۔ اور جیسی اسلام کی ہتک کی ہے۔ اوسکو زمانہ جانتا ہے تو یہہ امید تھی کہ والئی ریاست جو کچھ بیدار مغز ہے اسلئے وہ انصاف معقول طور پر کریگا مگر اوس نے انصاف کیا تو ایسا کہ ہمیشہ کیلئے ہندو مسلمانون مین بغض و حسد کی بنیاد قایم کر دی۔ یہہ فیصلہ کیا کہ ہندو تو اپنے پیسے سے مسجد تعمیر کرا دین۔ اور مسلمان مندر بنوا دین۔ اور ریاست نے دونون فرقون پر یہہ بہت بڑی مہربانی فرمائی کہ قحط کی وجہ سے دونون فرقون کا روپیہ اپنے خزانہ سے دیدیا۔ اگر یہہ بطور قرض دیا گیا ہے تب تو غضب ہی کیا کیونکہ مسلمانون کے پیسے سے مندر کی تعمیر ہو گی جب تک وہ قایم رہیگا۔ اور وہان جو جو کارروائیان ہون گی وہ سب انہی کے نامۂ اعمال مین لکھی جائینگی اور اگر یہہ روپیہ بطور بخشش کے دیا گیا ہے تب بھی برا ہوا۔ کیونکہ مسلمانون کو جس انصاف کی امید تھی وہ تو ہوا نہین۔ ہوا تو بس یہہ کہ ریاست نے اپنے پیسے سے مسجد تعمیر کرا دی۔ یہہ تو وہ خود بھی کر سکتے تھے۔ ہندوون نے جو کچھ اسلام کی شان مین گستاخیان کین آخر اوسکا بھی تو کچھ انصاف چاہئے۔ ہماری یہہ غرض نہین کہ بغیر تحقیق کئے کل بلوائی ہندوون کو جیل خانے مین ٹھونس دیا جائے۔ نہین۔ اچھی طرح جہان بین کیجاتی جس فرقہ کا واقعی قصور ثابت ہوا اوسکو قرار واقعی سزا دینی چاہئے تاکہ آیندہ کیلئے کوئی فتنہ و فساد کا حوصلہ نہ کر سکے۔ اگر اسوقت اتنی بڑی فساد کو یون ہی ٹال دیا گیا تو آیندہ کیلئے بانئی فساد فرقہ کا حوصلہ اور بڑھ جائے گا۔ اور نتیجہ ہندو و ہمیشہ کی مصیبت مین مبتلا رہیگا۔

بلاؤن نے گھیر لیا

لو یارو۔ اب دل و جان سے ہماری گورنمنٹ بہادر کے لئے دعائین مانگو۔ اوس وقت دعائین مانگتے تھے جب اوسکو کچھ بھی اندیشہ تھا صرف ایک طرف جنگ ہو رہی تھی۔ یہہ بات تو ضرور تھی کہ وہان ہمارے بہت بہادر کام آ گئے تھے مگر تاہم ایسی اندیشہ ناک حالت نہ تھی جنگ مین یہہ ہوا ہی کرتا ہے کسی کے کم اور کسی کے زیادہ۔ مگر اب تو خود انگریزی اخبار رو رہے ہین کہ ہائے چارون طرف سے ہماری گورنمنٹ کو بلاؤن نے گھیر لیا۔ حقیقت مین جب بنظر غور دیکھا جاتا ہے۔ تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ سارا زمانہ برٹش کی مخالفت کر رہا ہے جیسا کہ اسنے اتنی مدت دراز تک آرام سے سلطنت کی کبھی کسی فوجی سپاہی کی نکسیر تک نہ پھوٹی ایسا ہی اب اوسکے برعکس ہماری گورنمنٹ کو پیچ و تاب ہو رہا ہے جگہ جگہ فتنہ و فساد ہو رہے ہین۔ جہان تہان ہماری بہادر فوج کو مصیبت کا سامنا ہو۔ بعض بعض مقامات پر تو نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن۔ ایک طرف کلی آفت ہو تو جھگتی جائے۔ چارون طرف یہی معاملہ ہے۔ مغربی افریقہ مین بلوہ اشانٹی روز بروز ترقی پر ہے۔ جس فوج ہوائی نے نے گھیر لی تھی آج تک اوسے رہائی نصیب نہ ہوئی۔ جو فوج امداد کے لئے پہونچی اوسے سخت نقصان اوٹھا کر واپس ہونا پڑا۔ سانٹو الیون کے دیسیون نے بھی بلوہ کر کے ہماری بہادر فوج کو خطرناک حالات مین ڈال دیا ہے۔ یہہ قومین تو پہلی ہی سے خونریز تھین غضب تو یہ ہے کہ جن فرقون کو ہمنے پالا پرورش کیا حیوان سے انسان بنایا کھانے کمانے کے طریقے بتائے آرام سے بسر کرنے کو جگہ بتائی وہ بھی ہمارے خون کے پیاسے ہو گئے۔ چنانچہ مغربی افریقہ کے ساحل پر ایک مقام ہے سیرا لیون جو گنی کے نام سے مشہور ہے وہان کی رعایا بھی ہمارے خلاف ہو گئی۔ یہہ ہمیشہ مثل [illegible] کرتی تھی [illegible] چلتی تھی فساد جانتی ہی نہ تھی مگر اب وہ

کئی برٹش افسر اڑا دئے

انکی تعداد لاکھون کی ہے۔ اور طرفہ یہہ کہ شمال مغربی سوڈان کے حبشیون کیطرح وہ کل قوم مشرف باسلام ہو گئی ہے۔ ہائے ہائے وہ کیا ستم ہے کہ یہہ تو مسلمان ہو گئے اونہون نے داغ دیا اور سرے سے بے تہذیبی پھیلا دی کہ کئی افسر وغیرہ مار کر صاف کر ڈالا۔ خیر اسکا تو معاوضہ بھی لیا جا سکتا ہے آیندہ کیلئے انتظام بھی معقول ہو سکتا ہے۔ بہت سے بہت یہی ہو گا کہ دو ایک حبشین فوجون کی نذر ہو جائینگی۔ مگر اونکا مشرف باسلام ہو جانا کیا بند و بست ہو سکتا ہے۔ ایسے دین سے کیونکر اون کے دل پھیر دئے جائین کہ جسکو اونہون نے بغیر کسی کے سمجھائے بجھائے حق سمجھکے خود قبول کر لیا۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ اونہون نے بڑا زخم دیا ہے جو قیامت تک بھی نہین بھر سکتا۔ کہ برٹش سلطنت کی شاخین پھوٹی ہوئی ہین اب تک اشتعال غیر مذہب والون نے عیسوی مذہب نہین اختیار کیا۔ حالانکہ کئی لاکھ عیسائی اس کام کی تنخواہ پاتے ہین کہ لوگون کو اس مذہب کیطرف مائل کرین۔ ایسے مذہب کی اشاعت کیلئے دل کھول کر روپیہ بھی صرف کیا جاتا ہے۔ ہر قسم لیڈیان بھی نذر کیجاتی ہین پھر بھی اب تک اتنی تعداد ولیسی عیسائیون کی نہین ہوئی۔ اگر جوڑ سے چارون کی قومون کو علیحدہ کر دیا جائے تو بہت سے بہت دس بارہ ہزار عیسائی نکلینگے ہمارے بڑے بڑے پادری تو اس حادثہ کو سنکر کلیجہ تھام کے بیٹھ گئے ہون گے۔ اور اونہون نے اس قوم کو ضرور نمک حرام سمجھا ہوگا۔ کیونکہ برٹش گورنمنٹ نے اونکو ہر طرح کی تعلیم دی تجارت کے ڈھنگ سکھلائے بڑے بڑے پادری [illegible] اور تجارت کے طریقے بتلائے [illegible] انہون نے [illegible] کر کے [illegible] کہ اسی مذہب کی بدولت ایسی [illegible] مین [illegible] مگر پھر بھی وہ [illegible] طرح

مصر کا انسائی

اوی اللہ مرگئی

یہان تک تارِ نظر پہنچا باعبان جنون بلبل سے
کہ تخم رنگ ہوکر پھوٹ نکلا ہر رگ گل سے

اے باجی کیا نازک زمانہ آیا موئی برستے کی شکل آگئی اچھے بھلے بیٹھے ٹھاٹے لوگ دیوانے ہو رہے ہین۔ جب سے رواتی ہڑائی کا کیا چرچا ہیں بے خبر سے اور سینہین تو در کنار اسہ باری خانہ جنگیان ہیل رہین گھر میں ایک کر دیکھ جلا مرتا ہے۔ کہین بلوے کا شور شغب کہین چین جیت کا تذکرہ روز مرہ نت نئی سن گہرت سننے مین آتی ہین۔ بعض مردون سے رونے کے نام آبدست بنی نہین آتی مگر والنٹیر و نین شامل ہوکے پر شے جاتے ہین تو غدر پڑگی وہ ہر بار ہوگئی کہ تو بی ہلی ہوکے سے جورون کے ساتھ قواعد پر چڑ کرنے لگے سادہ ہر جراعین ہی پڑی ادو ہر جورون نے ورزش شروع کر دی۔ خوبو کی زہر طرح مشکل آگئی۔ موئے ڈپج تو ساری عقل بیت کر بیٹھے۔ اوس پار کے انگریزی ٹوپی والون کے بورون کے تار پر تار گرتے ہین کہ ہم بھی والنٹیر ادو جاو کب بھی والنٹیر ہم سب ساتھ دینے کو موجود ہین۔ جس کے شکریہ مین جواب ملا کر دانہ گیا اس اپنے پاس سے کیا ڈبل کی خرچی اپنے ذمے رکز اور چلے کودنے چلے آو۔ نامرادون کی والنٹیری کی گرکی ٹھنڈی ہوکر رہ گئی۔ موؤن نے وہ وہ درزشین کی نہین کہ تو بہ ہی تو بہ۔ خیمہ کوئی ایسی ورزش کرے دو اسے ہے رت بورات دن دہائے ہوئے وہ وہ چاند ماریان لگانے تھے کہ جوروؤ کا ناک سے تھرین دہوان نکلتا تھا گو نہ اے ڈہب کے ڈہو جان ہوئے گئے گر تیز نہ آئی۔ رڑائی ونیائی ز کس جگہ تمارے عورتون کے ساتھ قواعد پریڈ کی مشق رکھے نہ وہ خواہ مخواہ خرابے کرنے لگے سامنے بواسہائی مودر چوبیز حرہ کر ہوئے ایسی خبرین کرنے تم

کر کے اوی اللہ مرگئی دو ورے گئے دنیا بھر مین گھوم آئین مگر کہیں اگر وہ جن سوار ہو کر پانگ کے پٹی سے پٹی ملا دین جو پین جلا دین۔ سے بہن انکی عقل پر ایسے پردے پڑ گئے کہ نہ آرے کی شرم نہ گئے کی لاج کسی سے بات کے رہے نہ مدارات کے ٹہاگر ہاتہ مین لئے ہر وقت بندوق کی نال کی صفائی مین رہتے ہین۔ اے ہے خاک پڑے ایسی صفائی پر۔ اوی بوا جیسے ملٹری ٹریننگ مین جگہ نہ رہی موئے گھرو نین ٹریننگ کرنے لگے سارے ہیلان قلابازیون نے کام چلتا ہے۔ اے وہ بہی ہی جگہ وہ۔ ککنگ۔ نا تو پیکنگ پر کیسے کیسے پتلونون کے زور لگائے مگر نامرادون سے کچھ بھی نہ ہوا۔ مین صدقے اوسکی کبڑ گئے۔ ہماری بیادر گورنمنٹ کے پو باہ پہنچے۔ موئے پرون کی اے تو بہ پورون کی صورت ببولن کا جلتا ہوا ہے جیسے اپنے حساب اونہون نے بہتیر الو کا گاؤ چھ کا سوت کیا مگر کمبختی مارون سے کچھ بھی نہ ہو سکا۔ اب اللہ رکھے ملا منظمہ قیصرہ ہند کا جھنڈا اتمام ٹرانسوال پر ہلنے لگے گا تب کہنا موئی ساری منہیتین چوہے کے بل مین چلی جائین گی اور اللہ مارے ڈپج ہتھیار ہاتھ مین لئے منہ پہیلا دیکھتے رہ جائین گے۔ اے بہن کہیں یالائن بندوق کا گز۔

راقم

جہپی رہتی نہین کچھ دور ہی سے بات پردے کی
نسب کہتے ہین جس کو سلسلہ ہے تار عقلی کا

سید محمد۔ ن۔ ا۔ ا۔ نہٹوری از پشاور

ہوا کا نسخہ

چونکہ آجکل گرمی کی گرما گرمی ہے جس سے ہر شخص کا پیشاب پسینہ ہو ہو کے بہا جاتا ہے اور تنزیب کے کرتے واٹر پروف بنے جاتے ہین ہوا ہر وقت بند رہتی ہے اور حبس کے سبب سے سب کو سخت تکلیف ہے لہذا ضرورت معلوم ہوئی کہ کوئی ہوا کا ایسا نسخہ بتایا جائے جس سے خلق اللہ کو نفع پہونچے اور حبس بالکل رفع ہو جائے جن لوگون کو خاصہ کے پنکہا چلانے کیلئے قلی میسر ہین اونکو تو کسی ایسے نسخہ کی ضرورت نہین لیکن چونکہ یہ کم خرچ نسخہ ہے اسلئے اگر ہر رئیس امیر کے پسند خاطر ہو جائے تو ہم منع بہی نہین کرتے اور حسرت نصیبہ عاشقون کو بہی ضرورت نہین ہے کیونکہ اونکے منہ سے ہوائے سرد نکلتی رہتی ہے جسکو وہ اپنے محاورہ مین آہ سرد کہتے ہین پس جو لوگ ان دو مذکورہ بالا مین نہین ہے اور حبس ہوا کی وقت پنکہا جہلتے جہلتے جن کے ہاتھ شل ہو جاتے ہین اون کے واسطے یہ نسخہ تجویز کیا جاتا ہے انشاء اللہ اس سے خوب ہوا ملیگی اور ان لوگون کا حبس رفع ہو جائیگا۔

آرد ماش۔ آرد باقلائے مصری دونون کو ایک ہی مین ملا کر گوندہے اور روٹی پکا کے جس وقت حبس ہو جب کہا جائے کچھ ہی دیر کے بعد ہوا محسوس ہونے لگے گی اور جس وقت پورا اثر ہوا اوس وقت تو گویا آندہی سے آجائیگی۔ یہ نسخہ حکیم افلاطیس کا تجویز کردہ اور مجرب ہے اوسنے صرف باقلائے مصری کا استعمال کیا تہا لیکن چونکہ زمانہ کے ساتھ ہی مزاجون مین ہی تیزی ہو گیا ہے اسلئے زمانہ حال کے مناسبت سے آرد ماش زیادہ کیا گیا۔ جو شخص اسکا استعمال کریگا اوسکو کبھی حبس ہوا کی شکایت نہ ہوگی۔ اور چونکہ حبس مین مچھر ہی بہت پریشان کرتے ہین پس اس سے یہ بھی فائدہ ہوگا کہ اسکے استعمال کے بعد جب مچھر ستا رہے ہون جب سر نیچے ٹانگین اوپر کر دو گے تمام مچھر ہوا سے اوڑ جائینگے اور اون کے ایذا سے تم محفوظ رہو گے۔

راقم

مہا حسرت نصیب عاشق

بقلم خود

مجذوب کی بڑ

حافظ بھی ہون اور مولوی قاری ہمہ دان ہون روبیکہ مجذوب مجھے مین بسر مستان ہون سمجھئے - آسے دن کی قحط سالی اور گرانی نے اس خراب حالت کو پہونچا دیا کہ میانصاحب بجاۓ کورنا پیچ یا بجامہ پہنے سر پٹر زبان چٹخاتے منہ پہیلائے آوت کانے برگلی کوچہ مین شور ندکورہ بالا ورد زبان کرتے پہرتے ہین - روٹیون سے محتاج ہو رہے ہین - سیدھے الغرض خواہ مخواہ مرد آتا تھے پہر مجذوب ہوکر سالک بیر علی ہوکر رہ گئے - یہی نہ رہا گنڈہ و تعویذ فلیتہ جھوٹیکا سے پیٹ جلانے لگے غازی میان کا نام کا ملیدہ پٹیلے صاحب کا روٹ شیخ سدو کے مرغا بکرے سے سیدبابا کی فاتحہ کا ملیدہ سب سے جانب جھنڈہ دریا سے گئے آسیبی مریضون کے برابر کپڑا - ہلدی - سونا - چاندی دال وغیرہ کے علاوہ وہ ایک تکیہ کا ہون اور ہزارون کی جاۓ پان - تماشہ - کہیہ مین اُنکے متوق مقرر تھے - مریدون پر بہی ملاو کا ہاتھ صاف کرتے رہے - آپ جانتے ہین - میان صاحب کے بہروسے بیٹا جنونا کچہ بنسی کہیل تو ہی نہین - کاغذ کی ناؤ پانی مین کب تک تیر سکتی ہے آخیر نتیجہ کے انجام کے سرے کے کنارے آ کی پہچر پا کے دُم کی ذرک یہ نکلی کہ زمانے کے اوٹ پہیر نے اسیسے قل غوذ سے مولوی میان صاحبون مین مکاری کا بہی مادہ باقی نہ رکہا - اب ہیجانب کی گفتگو سے یہ نہ سمجھے کہ مین ایسے لوگون کا معتقد نہین ہون - گو مین یہ جانتا ہون سہ مرد عامی کہ تبز و بی شود دانشمند فریبے ہوشہ دو ر ستا رستہ نا بد جعلا وہ اسکے حال قال کی مجلس مین جذب کیوقت سوئی کی نوک چبوئے گئے میانصاحب کی مکاری کا حال ظاہر ہی ہو سکتا ہے - مگر ہم کو کسیکی بدباطنی سے کیا واسطہ ہمیں تو لوگون کے نیک کام کرتے دیکھکر بُرائی کا خیال نہ کرنا تہا اور نیک کام مین آزادی اور مسخرا پن کرنا ایسا ہے جیسے کوئی معنوی بیر مستان بڑہاپے مین نیت کرنے کے بعد - دل بنی ہے وہ زلف سیاہ ہمارا لا بپٹنے لگا تہا - اسلئے ہمارے پیر جی صاحب کا قول ہے کہ مضمون تکا گا

کہ تیغلون پر بسی پر منحصر نہین ہے ورنہ ہمارے ہم بیچ بچانے سے کوئی ہم کو واعظ - ناصح - حکیم ریفارمر - تصور کر سکتا ہے - کیونکہ بقول شخصے

چپڑی و چپڑی کا شوربا - پر نتواند ہو نہین کا سنے تاحق ہو کر ہم اپنے آپ کو کہہ سکتے ہین کہ ہم ہی پانچوین سوار نہین تو کارمشہور ہون ہزار دہین - مگر ایسے معاملات مین کہری بنا خود اپنا مضحکہ کرانا ہے - لہذا والسلام کا ذکر ہکا دیکر ہیجانب رفوچکر ہوتے ہین اور پیر جی کو آپ کے حوالہ کرتے ہین - اگر کوئی کان پیچ ہوئیگا تو دیکہا جائیگا - فقط

راقم

وہی پورانا گرو گنٹال - اظہر از پہرہے

چپے بولو یا نہ بولو

حضور پنچ بہادر بیگ خان صاحب - چپے بولو یا نہ بولو کی تشریح کے لئے آپ ایک ہفتہ بے چین ہونگے ذرا ادہر کان لائیے تو مین اسکے تمام نکات آپکے دماغ مین پچکاری کے ذریعہ سے اوتار دون - لیجئے اب آپ دل لگا کے سُن ڈالئے - ہیجانب نے بہی اسی رنگ مین ایک غزل گہڑ ڈالی ہے اوسکو سنکر اگر آپ نہ سمجہین تو آپکو جے پور کے قاضی جی کا حوالہ دیا جائیگا

بہنسکر رہا ہون چپے بولو یا نہ بولو | سونا سبب اٹھاتا ہون چپے بولو یا نہ بولو
بہنا کہا رہا ہون چپے بولو یا نہ بولو | گپ شپ اڑا رہا ہون چپے بولو یا نہ بولو
دیکھے جو تجہ کو کیسو مین بکہا ہون آگر | ضد مین پہنس گیا ہون چپے بولو یا نہ بولو
جو رنگ کیا بڑہاپا بیکار مین سب | پردوس جا رہا ہون چپے بولو یا نہ بولو
بتا ہون مین نمازی چپے کا مرسا | سوزی بنا ہوا ہون چپے بولو یا نہ بولو

روکی بت نہ کہا بو تو مجھے کوزہ ہر سر	اب سر کو پیٹتا ہون چپے بولو یا نہ بولو
رہتا ہون کہ ساتھ کہتا ہون کا مکان کو	جنگل بسا رہا ہون چپے بولو یا نہ بولو
محفل مین تیری اگر کا نا سنا ہو دلبر	اب تیلی جلا رہا ہون چپے بولو یا نہ بولو
بنتا ہون بل تقوی پہر نا ہی بیٹا	نیا مین جا رہا ہون چپے بولو یا نہ بولو
ملڑکی ہے جہانکے نو ید سلام ہو تم	چلا کے پہر رہا ہون چپے بولو یا نہ بولو
ہون نام مرچہ کہتے تب قلندر	بند بجا رہا ہون چپے بولو یا نہ بولو
پہر نیکو سمجھو ذرا گاڑی ہو کہیت یا دہی	قسمت پا رہا ہون چپے بولو یا نہ بولو
مالو کو جانتا ہون تم ہے یا ساون	تسبیح پہیر رہا ہون چپے بولو یا نہ بولو
زنڈی نے لات مارا تم تو ہو ذرا بیچارا	پرسی کرا رہا ہون چپے بولو یا نہ بولو
سب پیچ دادو دیگا اپنا چلتا پرزا	بے سُر الاپتا ہون چپے بولو یا نہ بولو

مرا فتہ

وہی جستا پرنا - از بمبئی

فصلی غزل

بھیا پنچ بہادر علیک سلیک سب بالائی طاق الطش والفراق - یا وحشت - یہ آج آپ کیسے بوکھلائے ہوئے آئے ہین - کہ آداب تسلیم سبکا صفا چٹ میدان کردیا میان تم بہی نرے مرد آدمی ہی ہے - غضب خدا کا دیکہئے تو مرزا طاعون بیگ اور لالہ قحط لال ہی نے کیا کم قہر ڈہا رکہا تہا کہ حضرت ابر بہی خشک ہے ہین - تمام مخلوق انکی جان کو رو رہی ہے - اندر مین کہ پیچھے ہی نہین - بمبئی کا ہر ایک گھر آتش جان کی بہٹری ہو رہا ہے - جس طرف نظر اوٹھا کر دیکہئے خاک ہی خاک اُڑتی ہوئی نظر آتی ہے - ہان یار یہ بات تو تمہاری واقعی ٹہیک ہے - اچھا ہیجانب علیہ الرحمۃ خاص الخاص وقت مین مراقبہ کرکے اسکی وجہ بتلا دین گے - ہان تم کوئی غزل و غزل تازہ فکر کی سنا ڈالو - ای حضرت ایسی گرمی مین غزل تو کیا ہو سکتی ہے لیکن کچہ چلتے چہوٹے چہوٹے لیتا ہون - تو کان پھڑ پھڑا کے سُن ڈالو -

مخلوق پریشان ہوگئی ہین بار تپش	آنکہو نکو سان پیاد دکہائی نہین بارش
ہر دو ساکن آگ ہوئی ہے جیسا خدا بنا نہین	افسو سجہی چبی لگی تہی نہین بارش

گرمی سے جل جاتی ہیں جگر بھی جلتے
پانی کو ترستا ہو جہاں شور بہت ہے
عشاق کے - دیکھا نظارہ ہیں جہاں ہے
اللہ غریبوں کی ہر فریاد و گرمی سے
شاغل ہو گئے رنگ سے جون کا ہی جھوٹ

کیوں حسرت مردہ کو جلاتی نہیں بارش
برسات کیوں ہو کے جلاتی نہیں بارش
آنکھیں ہیں سینہ بھی ساتی نہیں بارش
بڑھتی ہوئی گرمی کو گھٹاتی نہیں بارش
کیوں اب بھی ہنسا کے جی کھاتی نہیں آ کر

راقم مسٹر شاغل از بمبئی-

کھلگئی! کھلگئی!!!

مسٹر پنچ! آداب کی کہیں تھیلی اچھلے دیتا ہوں - ذرا سنبھالیے گا - روکیو روکیو وہ دیکھیے کھل گئی!!! ہا ہا ابھی خوب کھل گئی - واہ واہ واہ کھل گئی - ہائیں دیکھیں ہم جاتی ہیں کہ اب بریلی کے پاگلخانہ بھیجے جاوٗ گے - خدا بخش ہو تو برا ہو تہو تہو - پاگلخانے وہ جائے جس کو جنون ہو سڑی ہو - سودائی ہو جس کے سر پر گرمی چڑھی ہو - یہاں غم ساون سے کہیے زبجادون ہو رہے - پاگل وہ ہو جسکو کسی کا کاٹ ہو - سودا اسکو ہو جس کو عشقباز دیکھا چکا ہو - مجنون وہ بنے جو کسیکی کالی کالی زلفون اندھیری بھولی صورت کے تصور میں رہتا ہو - خبط اوسکو ہو جسکے دم دو نہ الجھتے ہون - اور میان ! یہ روگ ہی نہیں بالکل - کل ہی انگل آٹھ دن ہون گے ہے خود ایک جن حسین جسنے کہ ڈالے عقلمند کی دور بلا - کھل گئی ! اچھا اچھا کسیکی چوری کھل گئی - منہ پر کہنا خوشامد مگر آپ ہیں مجون نقرہ - آجکل کے زمانے میں چوری کا کھلنا قسمت کا کھلنا ہے - اول تو تیا کا زمانہ - روزگار عنقا کی بیٹ - گھر میں بھونی بھانگ نہیں ایک جوڑا کپڑے کا ہے - دوسرا ہو تو کفن کے کام آئے سردیکا موسم ہو - رات بھر بیٹھ کر گھٹنے لگانے لگے صبح ہو گئی - وہی بیٹے تک آفتاب میں سینکتے جب جا کے سردی کا خاتم نے سمجھا بھونڈا اتھو ٹا سا سہارا ہی چور وہ جان سے تھا اوسکو اون نے بھی دیکھا کر دنیا قدم اٹھا کر بھاگی جاتی ہے کسی کی ہی ہے اور کس کی رہ جا کیگی چٹ پٹ اوہون نے بھی طلاق دیدی - بال بچے کے

نام بھولے سے گئے کا بلنہ بھی نہیں ہوا - بڑا بخت بھی گئے غازی میان کا جھنڈا بھی لگیئے - پنڈتون کے پاؤن تلے اب تو یہ حال ہے کر آگے ناتھ نہ پیچھے پگھا - سب سے بہتر کمہار کا گدھا - یون ہی مفلسی کا عالم ہے - اوسپر بھی اگر کہین کسی اہل کمال کی نگاہ پر چڑھ گئے اوسنے ایک رات کو مکان میں داخل کیا - صندوق ٹیا - کرنا کھدا - دیکھا بھال جو کچھ اوسی دمڑی ملی وہ لیکے چلتے سے بھاگتے بھوت کی لنگوٹی ہی سہی - صبح ہونیکی دیر تھی کہ پولیس نے مکان کو تاکا - تھانہ دار صاحب نے آتے ہی اڑوسیون پڑوسیون کو گھیر لیا - وس پانچ ہیں تو چار شریف ہی ہیں - پولیس کا ڈنڈا تو مشہود ہی ہے - لگ بہ بہاؤ کی پڑنے - خدا دیرا دیں - بندہ لے تو بتلا کاتھ مجال بھی وتنے لے تو خیر جناب نگیش لیجئے حقیقت پچاس لے لیجئے - حضور تو لے لیجئے - غرض یہ تحصیل وصول کر کے پانچ چار ماہ کی تنخواہ جب جمع کر چکے تو مقدمہ عدم تفتیش میں داخل جس نے رپورٹ کی اوس ازجہا کو جان بچی ہزار نعمت پائی - نذرانہ کے علاوہ چار پانچ روز کی تحقیقات میں یان تمباکو کا جو نقصان ہوا وہ فرید بران - یکے نقصان یہ دیگر شماتت ہمسایہ والا مضمون گھر کے پلنگ بیٹھے بیٹھے جھلنگا ہوکے جو رہگئی وہ الگ تو میں ایک چوری کھلتی ہے اور نہیں تو ڈہنگا جیسا معاملہ ہوتا ہے - اور اگر ثبوت کا ر روائی بھی منظور ہوگئی تو اپنا غیر انتھو خیرا کے سر لاگئی - اسمین سانپ بھی مرا اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹی - یہ ہی تو غرض ہے کہ کھل گئی - کیا کسیکی تنخواہ کھل گئی ؟ نہ ملنے کی خوشی نہ چند چنے کا غم - قسمت کی خرابی تقدیر کے لچھن ہیں - کہان سے کہان تک پہنچایا - ہم تو یہ کہتے ہیں کہ انسان وہ کام کرے جو بہشتی ہو - دنیا کے بھی عجب کار خانے ہیں - آنکھ جو کھلی تو ہا ہا ہا ! روپ ہی بدل گیا - گویا دنیا ہی الٹ گئی - مکان میں روغن کر کے نیا بنا لیا - کیا قدر کی ہے - اللہ سب کو ایسی ہی دولت دے ہمیں بھی ہم

تو اپنے مطلب کی کہینگے - یہ آ تو مرشیر دل مضمون برابی خاک بلا گئے ذائقون کو ہم کیا جانیں - دہی کے بڑے بیسن کی پھلکیون میں عجب مزہ ہے - چٹ پٹا خاگینہ - سبحان اللہ جواب کا ہیکو ہو - بھنی کھا کھا تیکے ہزار ڈھنگ ہیں - ہاں ہم تو پھلکیون کی قدر جانیں - ہماری سیرت سے تو آگاہ ہو گئے ہون گے کہ یہ خاندانی رئیس ہیں جب تو ایسے لذیذ کھانے پسند ہیں - اب رہگئی صورت تو خدا انعام کرے یکن - غلام کی صورت نکرے - ہماری شکل تعریف ایک طرف اور مسٹر مارٹن کے بیان کا بنا ہوا دارشش ایک طرف - واہ واہ واہ کیا ترکیب ہے جو بنا نگے اتھرن وہ بھی حسن ڈالئے - الغرض میں جیسی کا پارٹ کرینگے جہان جیتی ہیں - ایسے دو رو کا معاملہ ہیچ ہاتھ لانا یا کیون کیسی کہی ؟ گر یار کھل گئی -

لا حول ولا قوۃ کیا کسیکی قسمت کھلگئی - او ہو تو ! اسکا کیا ذکر خدا کی خدائی میں ایک سے ایک زیادہ ہے ہزارون ایسے ہیں بلکہ ایسے ہیں - صبح صبح کا وقت ہے نہار منہ نام کون لے جو دن بھر پیٹ پکڑے پکڑے پھرے - اونچی دکان اور پھیکا پکوان اکسیر کسیکی دعوت نہ کیجئیے گا - اونچے اونچے محل زینت محل - خاص محل - دلربا محل - سلطان محل - انجمن محل - رنگ محل - شیش محل یہ محل وہ محل غرض یہ کہ جسقدر محل کی بلندی ہے اسیقدر ہمت کی پستی ہے - واہ رے ہمت کیا کہنا ہے - بت کیا ہے دنیا کا قلعہ ہے - سات منزل زمین کے اوپر اور سات نیچے - گاڑی پر ہوا خوری کو جاتے ہیں اگر کسی نے سلام کیا تو جواب ندارد - کچھ تھا نہ تھے ہی نہیں - وجہ یہ کہ بندہ اس وقت بھی کے شمار میں تھا - سود کی آمدنی کا موازنہ کر رہا تھا نے کیون نہ چرا نا ست - ہم پھر یہی کہتے ہیں کہ دنیا میں مزے کر لو کچھ وہان کی بھی فکر ہے - کیون تو زمین ستاری اور کا ہیکو نہ زمین نکار ہے - وہان قیامت کا نہ آنا بھی تعجب ہے - ہم تو خدا سے دعا کرتے ہیں

کرنل کی آئی آج قیامت آ جائے۔ مرگ انبوہ جشنے دارد۔ یہان کچھ لینا دینا تو ہے نہین۔ گھر مین مٹی کے برتن ہین۔ چولہے پر ہنڈیا چڑھی ہے۔ ادہر قیامت کی آمد سنی ادہر چولہے پر لات ماردی۔ چولہا ہنڈیا غائب ہوئی۔ پرکمبل لپیٹے لیٹے۔ بڑے سے دم نکل گیا۔ مصیبت ہوگی ان کو جنکا لاکھون روپیہ کا سامان ہے۔ بار بڑی ہی ہین جنہین صرف ہون گے۔ غیر ولایت کی ہنڈیان ہونگی۔ جن روپیہ سیکڑہ کا خرچ ہوگا لا کسی طرح اور بیسیون ہی یقین نہین بچنگی نہین۔ نہ معلوم وہان سے یا نیلے سا گر بادشاہ نے مال جائز اور ناجائز کی تفتیش کی۔ اور اوس وقت معلوم ہوگیا کہ یہ سود کی کمائی ہے۔ تو پہر لگے بہاڑ کی ٹہنے۔ عدالت ایسی جسکا کہین اپیل ہی نہو سکے کہہ یا کہ صاحب مسلمان ہو کے سود لینا ناجائز ہے قرآن مین اسکی ممانعت ہو ہم سے فلان مولوی کہتے ہے۔ جواب دین گے کہ محض بڑی ہی بر دہرانے ہو جاہلون کی ایسی گفتگو کرنے ہو مستند شد سبق۔ نعوذ باللہ فانک سود کون سخر الیتا ہے۔ یہ تو خانع ہے منانع۔ گرہ نہین ہے جیبی ہی ہے۔ ہندو مین ہو تو آپ بیجے سو روپیہ سیکڑہ ہی ان میری یہان کی شرح ہی ہے۔ ادہر حق سبھی جانب شاباش بجے شاباش۔ لیکن با حیہ بات یہ ہے کہ گنگنی! آدمی کا بیکر ہو اپنے نامے شرابی ہو۔ بات کا سر پیر ہی نہین۔ تو کیا یاد کرو گے تمہاری لیاقت کھل گئی ہماری لیاقت۔ ارمان ہماری لیاقت۔ آمین ہماری لیاقت۔ قر قر قر قر۔ ابہی نہین کھلی نگے جیو دغو (کرکے)..... ہی کی کیفیت کھل گئی۔ اسکا بیان کون سے قسم ہے یعنی بات کا اظہار ناگوار ہوتا ہے ایسی ایسی باتین کرنے لگے بے جی مانگنے مرو خدا تم اڈے کے بیٹھنے والے ان باتون کو کیا جانو ہم سے تہے باتین ہر کا فرق ہے۔ خدا جہتری ہی کرے تم تجھے فدوی کے فاصلے پر پیدل نہ چلو تمہارا بگڑا جا ہتے والے

بڑک بڑک کے مرین۔ دہنیا بہری کا بُل دیدہ مین ہے۔ بد ہو وہ باتین بنائے۔ چہوڑ کر گھٹڑی مین باتین گھٹڑو کا لطف حاصل ہو۔ اسی بڑوت مین نام ہو۔ پہر کی طرح تمام عالم مین گھوم جاؤ۔ بڑے بڑے جو ہو تمہارے جال مین پھنسین جلیگا جہر اضطاب ہو۔ بنگالیہ نہین مرشلی عبات کی فرمائش ہے۔ پل مارتے ہی بیڑا پار ہے ہائے یہ کشمیر کی سردی اور کشمیر تک میسر نہین۔ اللہ جزاک مل کی قسم کہل گئی۔

استغفر اللہ مغز پریشان کر دیا۔ تقریر ہے یا مجذوب کی بڑ۔ باتین ہین یا بنستل کا گریس کالیکچر۔ اچہا سنئے پہلے ہم سال سے نمبر ۹۹ کی بابت جو پیشین گوئی کیا مشہور کرتیان ہو رہی تہین اونکی حقیقت کھل گئی۔ یہی کیا سبحے ماشاء اللہ سمجھ شریف بھی سے صدقے قربان

سہ دہنیا بہری ایک کچاری کا نام ہے جو لکھنؤ مین نصیر الدین حیدر بادشاہ کے زمانہ مین تہی۔ قدسیہ محل (بادشاہ کی بیگم) نے ایکروز کہا کہ مینے سوا لاکہ روپیہ کبہی نہین دیکھے۔ بادشاہ نے منگائے۔ قدسیہ محل نے کہا بس اسیقدر ہو تو مین حکم دیکر بہ لُٹ لے جائین۔ نصیر الدین حیدر نے جانا منع کرون بیگم نے جب دیا۔ کہہ دو روپیہ جب خزانے سے نکلا تو تماشا ہو گیا۔ اب پہر خزانے مین داخل کرنا بڑی ذلت کی بات ہو۔ نصیر الدین حیدر خاموش ہے۔ اسیطرح ایکروز بیگم نے کہا کہ مین نے لاکھ روپیہ کی تیاری کا جوڑا کبہی نہین پہنا۔ نصیر الدین حیدر نے تیار کرنیکا حکم دیا۔ جب تیار ہوکے آیا۔ بیگم نے پہنا۔ فوراً اوتار کے دہنیا بہری کو دیدیا۔ کہ تو پہن۔ نصیر الدین حیدر نے گہبرا کے کہا کہ بیگم تم نے گھڑی بہر بہی تو جوڑا نہین پہنا۔ بیگم نے جواب دیا کہ مین دیکھتی ہون اسکو کیسا معلوم ہوتا ہے۔ غرض دہنیا بہری پہن چلی۔ بیگم نے کہا کہ یہ بھی نام کی بات ہے کہ ہماری کچاریان لاکھ روپیہ کا جوڑا پہنتی ہین۔ اور اسی جوڑے کو فروخت کرکے دہنیا بہری نے ایک اور ایک مسجد تعمیر کرائی جو اب تک لکھنؤ مین موجود ہے مسجد دہنیا بہری ہے۔ قدسیہ محل ...

ہجا تجان یہ کوئی پیشین گوئی تہی نہ آگے زمانے کے بڑی سبب اور یہ وہ برجون کی تاثیر ہین۔ زمین جو برج آبی ہے تہے آگ کی بہڑکے اسی سبب سے۔ اسماک باران ہے۔ دو جو برج خاکی تہے وہ آبی ہوگئے۔ بہاگلپور مین طوفان آیا ہی و بربادی اور جو برج آتشی تہے وہ بادی ہوگئے یہی سبب ہوا دارون کلکتہ پہونچا اسی ہوا کے ذریعہ سے پہونچا۔ اور نہ معلوم کہان کہان پہونچا۔ اور پہونچیگا۔ اور جو برج بادی تہے وہ آتشی ہوگئے۔ ہندوستان مین گرمی زیادہ ہونے کا سبب یہی ہے۔ اکثر جگہہ آگ بہی لگ جاتی ہے۔ نہ اسکے بعد جو لوگ پیدا ہوئے اسی وجہ سے جلے تن ہین۔ برج کی تاثیر بہی جوش پر ہین میرٹھ مین آگ لگی۔ صاحب لوگون کے بنگلے جلائے۔ اسی روز اسی برج نے تیار ہ کیا تہا۔ پہر جب برجون کی تاثیرین بدل گئین تو نجومی کیا حساب لگا سکتے ہین۔ جو پرانے پرانے نجومی تہے وہ بیشتر نایاب ہوگئے۔ اب جوا دختی بگہ نے نجومی آسکے ہین اور انکا کوئی نوٹس دیا نہین گیا۔ جو نام معلوم ہوتے ستاروں مین تغیر کر غلبہ ہو گیا۔ اسنے اہل ہند پر سواری کا منشی۔ پہر اسکی نحوست اور کچہ برجون کے تبادلہ کے سبب کاٹھیاوار مین قحط مالوہ مین قحط۔ غرض یہ کہ جدہر دیکھئے قحط ہی قحط کی آواز آتی ہے۔

قمر کا عمل استقاط ہو گیا۔ ثور نے شرارت کی بیل کا ہم ہو گیا۔ جوزا فقط توام ہوکے رہ گیا۔ سرطان طاعون جیسے بہیس مین چلا آیا۔ اسدنے کچہار کو چہوڑ کے گہنسا مین بہنا پسند کیا۔ سنبلہ کا رنگ روپ جاتا رہا۔ میزان کا پلہ ہلکا ہوگیا۔ عقرب کے واسطے تو حضرات پیشتر ہمارے سعدی فرما چکے ہین نیش عقرب نہ بہ ... لیکن بہت بڑا قوس کی عمارت بہکے رہ گئی۔ کسی کمان ابروئے خاک اوڑا دیا۔ ہم ... عمل تبدیل کیا ...

باتین نصیر الدین حیدر کی شراکت جاری ہے ساتھ رتبین نصیر الدین حیدر بیگم سے ... نہ تہے سی بات تہے۔ یہ بیگم تری ... اور تبا ... تین تنبیہ۔

ہو گئی۔ دلّو کی یہ صورت واقع ہوئی کہ کاٹنے کی ضرورت ہے
اور اگر کاٹنا بھی مل گیا تو پرس کہاں سے آئے۔ مجبوراً کو بگلا جان
نے پسند کر لیا۔ ناری نہ ملیں تو شکمانکی سے کام میں
لانا شروع کیا۔ اب فرمائیے کہ اس حالت میں نجومیوں کی
پیشین گوئی کیا کام دے۔ خدا انکا کام کبھی نہ اس لائے
ارے میاں اصل تو یہ ہے کہ حساب کی غلطی تھی۔ دیکھئے پیانے
پیرس کی نمائش میں ایک گھڑی بنانے والے نے ایسی
دوربین بنا کے نمائش میں رکھی ہے جس سے دن گھٹتے
معلوم ہوتے ہیں۔ اب فرمائیے کس کا حساب ٹھیک۔ ہا۔
مگر یہ ذرا کان لانا (زور سے) کھل گئی!

لو ہم اب جاتے ہیں ہمارا دماغ پریشان ہو گیا۔ اچھا آگے
خفا ہو جو ہم بتانا چاہتے ہیں۔ یار شاہ اسلام کی قلعی
کھل گئی۔ ہماری مستقل المزاج گورنمنٹ نے طرح کیا دیری کی
کہ کینیلن ٹرانسوال آپے سے باہر ہو گئے۔ مگر اب تو فیصلے
ہو گئے۔ وہ، وہ، وہ جاجر کا ہون کی جنگ ہونی کہ چین
بلا دیا علم۔ رہا ہمل تو ہم جنرل کروبیٹی کو گرفتار ہی
ہو گئے تھے۔ اور اب یقین ہے کہ اطاعت
بھی قبول خواہند کرد۔ لو رخصت اب تو بھیجئے۔

حافق

تنظیم شریع نگار۔ ایڈیٹر انگریزی بیشن، شافو نرجیب

کاٹھ کی ہانڈی نہیں چڑھتی ہے بار بار

آجکل کا زمانہ پاس کر کے پانڈل۔ مگر نوکری کا پتہ ندارد
سیکڑوں ہارے مارے پھرتے ہیں (ٹی سی)۔ سو بابو نظر
آتا ہے کہ نوکری مرحومہ او ہوشیار ہیں۔ جہاں دیکھو گریجوئیں
بابو لاکھوں منشی اہلکار ہیں بھولے بھٹکے۔ گھر میں خالی ہو
وہ ہیں بل روتی بچے اور کرنٹ بوٹ پہنکون پچھلے مارے پھرتے
ہر بازار میں نہنگی ہے مزدور کاملا بابو بے لونٹ بیار
کتنوں نے امیدواری کے کپڑے پہنا ڈالے۔ جو تیاں
توڑیں۔ نوکری آج ملتی ہے نہ کل ہے کیا کیا جائے منزور
لی جاتی ہیں۔ ہمارا بابوکس میں۔ وطن چل جاتی ہیں بکر

بیٹا چھوڑ دے امیدواری کو خدا اس جینے کو کھوئے۔ آج
تک ایک چھٹی کوڑی بھی نصیب نہ ہوئی۔ بیوی جان نے فرمایا
اے نیاز علی کے باپ امیدواری کب تک کئے جاؤ گے
نوج۔ کالا منہ اسکا۔ کچھ اور چھوڑ ہی نہیں۔ نگوڑ مارے
چار پیسے ہو گئے۔ کلرکی اور نوکری کی بالکل سن گن ہی نہیں
اس پر شیشی تہبانیں و پہرتی ہی اچھے۔ جبکی مانگ
ولایت تک سے آئی۔

یہ حضرت ہم بجو سو زیدر و وطن جان کا تھا سب
لالہ ایکوڑی مل کی تو مدت میں گھوس چکے تھے۔ ارادہ کر
لیا کہ کل سے دفتر کا جانا موقوف کرنا چاہئے (ٹی سی)
کرتے کرتے کام جب انکو مدت ہو گئی ہے تنخواہ یہ تو
اجیرن ہے سب کچھ بہر غرض کے مل میں خواہ مخواہ نوکری
بیکار ہیں۔ بابو بابو سابری کا حال تباہ ہو گیا کہ کیسی بھی آ سا
ہو سکے اور بولی اچھے یہ بہت کہ مذمت کی بے نوکری
اجابیٹھا ان کر کچھ کار ہوا ان کے اور بھائی بند نے ان سے
دوکانیں کر لیں۔ ہنر سیکھ لیا۔ جیٹھ کے دہنا سیٹھ بنکے
(ٹی سی) سے کی بجائے مجھے ہمیں لستن مولی ساگ
پیاز کی نے لیکر گندہ شوربہ بالکل بنکے آتش باز
زردہ پان اور تیل تماکو کی بجاویں در وسائیں بیٹھے
کی خیراتیں جگمیں۔ روزانہ ڈاٹیں نہ نیاز۔ بکلیوں
میں کچھ خرچے لیکر ہمیں چنے مصالحہ دار۔ لیکن ہم
کریں تو کیا کریں بس سہل سی ترکیب ہاتھ آئی۔ وہ
کیا۔ اخبار دو ہی اشتہارات دیکھ لے کر ہم سوداگر بنیں
اور ایسی ایسی عجیبہ چیزیں ہمارے پاس ہیں جنکو کوئی
دیکھے حیرت کا پتلا بن جائے۔ مختصر فہرست یہ ہے:۔
طلسمی لکڑی:۔ جو زمین پر گرو تو قلم چھپاؤ تو جاتی
کہیں قیمت پندرہ گنڈے پیسے۔
طلسمی گلاس:۔ دو انگلیوں سے اوشاؤ تو گلاس
نیچے کو ہاتھ مارو تو ٹوٹ۔ قیمت چودہ ڈبل پیسے۔
طلسمی آئینہ:۔ آئینہ تو دیکھو تو اپنے ظل میں قیمت
ایک ٹما ہوا چہرہ شاہی۔

گورکھ دھندا:۔ رودی صورتوں کو گھنگی بجاتے ہیں
بنسانا بولا کھیل قیمت ایک پائی کم دو روپے دو آنے۔
المشتہر سنک (شیخ) سیٹھ کمیشن ایک چشتانک چیٹ کا لاکر
آپ جانئے خلقت بھری اندھی آنکھ بچیکر ڈھونڈتیں
بیٹھی ہیں۔ وہاں سے کیا لا جھنڈا چلا آتا ہے لکڑی کی
بجائے لکڑ بیکا شعرا گلاس کی بجائے شیشے کے شیشہ بہر
کی بجائے خاک دھول۔ گورکھ دھندا کی بجائے تاش کا
گڈا۔ واہ واہ استاد مانتے ہیں۔ کیا کھاتے ہیں بڑے ہیں
ناظرین اخبار دیکھئے خبردار خبردار تم ہمارے بھولے پنے
کسی حال کسی وقت میں کسی سالی کمپنی کے دہوکے
میں نہ آنا۔ ورنہ بہت پچھتائے گا۔ کہہ دیا جو مناسب
بود۔

الراقم

مسٹر اے۔ آر۔ میر پنچی۔

مطبع فیض پریس دہلی کی بینظیر ناول

طلسمی بجلی۔ ناول ہوا طلسم جو جو ہیر کر دیا وہ انگریزی سے تک نظر
سے نہیں گزرا۔ دو ناول ہیٹ ایک سی کی سیر کیجے صفحہ ۰۰ قیمت عمر
غیرت۔ بارش ہیل دہلی کا ایک چھوٹا عبرت کا ایمیش جلوہ سلطان
کے مظالمانہ بناؤ کا و قتل و قوع خود پسند بیوی کی حضور آئینہ قبول ۲ قیمت
قتل نظیر۔ دہلی کی مشہور طوائف نظیر جان کے قتل کی پرد دو ناول ہے
پیرایہ میں ناول ہے قیمت ۔۔۔
شوہر طناز۔ ایک سو لہ بس کی چھوٹی شادی عشق محبت سے مشہور
جنگ بہر کا پولیس کی تجربہ ساتھوں کا ہو ۲ قیمت ۔۔
سنالنحو عشق۔ عشق کی بے جیسے ٹا وسالی کرو عشق کیا چیز ہے اور حضرت
کی مدحت کیا یا صنعون پیش لانا میں صفحہ ۰۰ قیمت ۔۔
خورشید عالم نامی السیاگرجر ۔۔۔ ایسے پہنچنے کیلئے قیمت ۔۔
عجائب ایک خرافات آمیز ناول مصنفہ منشی عبداللہ حسرتی قیمت ۔۔
۔۔۔ مرجان مدد مخلص خیال شہدہ ۔۔۔ ملکی ۔۔۔ قیمت
۔۔۔ اہی اس سے ۔۔۔ پسند نہیں ۔۔۔
۔۔۔ بہت ۔۔۔ زمین ہو جو ۔۔۔ قیمت
۔۔۔ فلسفہ ۔۔۔ میں ۔۔۔ گئے ہیں قیمت ۔۔
۔۔۔ خصوصاً طب ۔۔۔ خریدے

ایڈیٹر یا منیجر نمائندہ مطبع فیض پریس دہلی کو لکھیں

جاسوسونکی رپورٹین

لندن ٹائمز پیکن کے ۱۴ ماہحال کے تار سے مظہر ہے کہ یہان کل شب کو خارجی طاقتون کے برخلاف سخت فساد ہوا۔ چند خوشنما عمارتین جلائی گئین اور صدہا دیسی عیسائی اور دول غیر کے ملازمین قتل کیے گئے۔ ممالک غیر کی تمام رعایا اپنی اپنی مملکت کے محافظین کے زیر حفاظت جمع ہوئی ہے۔

فرنچ سفیر متعینہ ٹینٹسن نے رپورٹ کیا ہے کہ دیسی شہر کے تمام پروٹسٹنٹ مشنریون کی عمارتین جلا دی گئین۔

لارڈ رابرٹس پریٹوریا سے تار دیتے ہین کہ جنرل بیڈن پاول نے رسٹنبرگ پر قبضہ کیا اور عنقریب پیلانسبرگ پر قبضہ کرین گے۔ اس قبضہ سے آرنج کالونی ٹرانسوال سے جدا ہوجائیگی جنرل بیڈن پاول رپورٹ کرتے ہین کہ جن اضلاع سے مین گذرا وہان رفتہ رفتہ امن قائم ہو رہا ہے۔ اور قریبا ایک ہزار لوگون نے اپنے ہتھیار میرے حوالے کیے۔

لندن سے ۱۹ جون کو خبر آئی کہ آج گریٹ ویسٹرن ریلوے پر کورنش ایکسپریس اور ونڈسر سپیشل ٹرین کے درمیان تصادم ہوا۔ ۹ پاسنجر ہلاک ہوئے اور ۱۰ مجروح ہوئے۔

۱۷ ماہحال کو ایک خفیف مقابلہ کے بعد خارجی طاقتون کی متفقہ افواج نے ٹاکو اور شمالی بندرگاہون پر قبضہ کیا۔ اثنائے گولہ باری مین چینی میگزین اڑا دیا گیا۔ ہر مجسٹی کے جہاز الجرین کو نقصان پہنچا اور دو افسر اور چار سپاہی مجروح ہوئے۔

یانان مین خارجی طاقتون کی مخالفت کے باعث سخت فساد شروع ہوا ہے فرنچ سفیر مسٹر فرانسس اور دیگر طاقتون کے چند لوگ باغیون کے گرفتار کیے اور برٹش اور فرنچ مشن ہوسون کو جلا دیا

ٹنگلنگ سے فرنچ فوجین باغیون کی گوشمالی کے لیے روانہ ہوئی ہین۔

چیفو کی جرمن خبرین مظہر ہین کہ خارجی طاقتون کے الٹی میٹم کے جواب مین ۱۷ ماہحال کی شب کو بارہ بجے ٹاکو کے قلعون سے گولہ باری شروع ہوئی سات گھنٹے تک دونون طرف سے گولہ باری ہوتی رہی۔ اور آخرش تمام قلعے برباد کیے گئے۔ جرمن جنگی جہاز الٹس کے ۹ سپاہی مقتول اور ۹ مجروح ہوئے۔ رپورٹ کیا جاتا ہے کہ دو برٹش جہاز غرقاب ہوئے۔

۱۷ ماہ حال کی شب کو ۱۲ بجے کی تھوڑی دیر بعد ٹاکو کے قلعون سے گولہ باری شروع ہوئی۔ برٹش۔ فرنچ جرمنی۔ روس اور جاپانی جنگی جہازون نے جواب دیا۔ دو قلعے توڑ دیے گئے اور دوسرے پر قبضہ کیا گیا۔ جرمن جنگی جہاز الٹس کا کمانڈر سخت مجروح ہوا

لارڈ رابرٹس پریٹوریا سے خبر دیتے ہین کہ ۱۴ ماہحال کو زند ریور کے برٹش مورچون پر آٹھ سو ڈچون نے حملہ کیا۔ مگر جنرل ناکس نے کرونسٹاڈ سے جو فوج روانہ کی تھی اوسنے دشمن کو بھگا دیا۔ ہماری فوج کے میجر سیمر اور ۱ سپاہی مقتول اور ایک افسر اور ۵ سپاہی مجروح ہوئے۔

رپورٹ کیا جاتا ہے کہ ۱۹ جون کو پیکن کی جنوبی فصیل پر برٹش جھنڈا لہرا رہا تھا جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ ایڈمرل سیمور مع فوج وہان پہنچگئے۔

۱۹ کو لندن سے خبر آئی کہ ہنکاؤ کی عیسائی مشن کی عمارتون کو بلوائیون نے جلادیا۔

دریائے ٹاکو پر دو برٹش جہازون نے چار چینی جہازون پر قبضہ کیا۔

۱۹ کو لارڈ جارج ہملٹن نے ہوس آف کامنز مین ایک سوال کے جواب مین بیان کیا کہ چین کیطرف ہندوستان سے جو فوج بھیجی جائیگی اوس کے تمام مصارف شاہی خزانہ سے ادا کیے جائینگے

یانان مین مسٹر فرانسس کی گرفتاری کے باعث فرنچ اخبارات زور دے رہے ہین کہ چین کی طرف ایک بڑی فوج روانہ کی جائے۔

ڈیلی ٹیلیگراف کا نامہ نگار ۱۶ ماہ حال کو پریٹوریا سے تار دیتا ہے کہ جنرل بوتھا کو ۵ روز کی مہلت دیگئی۔ اس مہلت کے اختتام پر لارڈ رابرٹس سخت کارروائی کرین گے۔

لارڈ رابرٹس ۱۸ ماہ حال کو پریٹوریا سے تار دیتے ہین کہ جنرل ہنٹر کی فوج نے بلا مقابلہ کرگرس ڈارپ پر قبضہ کیا۔

جنرل ہٹن نے ۱۹ ماہ حال کو پریٹوریا اور رسٹنبرگ کے درمیان ڈچون کی دو توپ پر قبضہ کیا۔

جو ٹرانسوالی جنرل بولر کی فوج سے جدا ہوئے وہ فری سٹیٹ والون سے مل گئے۔

بوکسر لوگون نے ٹینٹسن کے رومن کیتھولک کیتھیڈرل (بڑا گرجا) اور مشن ہوس کو جلا دیا۔ خارجی طاقتون کے گارڈز نے ایک سو باغیون کو قتل کیا۔

ڈیلی ٹیلیگراف شنگھائی کے ایک تار سے مظہر ہے کہ ٹاکو کے پہلے قلعہ پر جاپانیون نے۔ دوسرے پر برٹش افواج نے اور تیسرے پر جرمنی اور روسیون نے قبضہ کیا۔

ٹاکو پر قبضہ کرنے مین برٹش فوج کے ایک مقتول اور ۱۲ مجروح ہوئے۔ روسی ایک افسر اور ۱۶ سپاہی مقتول اور ۵ افسر اور ۵۰ سپاہی مجروح ہوئے۔

ایڈمرل کیمف ۱۸ ماہحال کو چیفو سے تار دیتا ہے کہ چینی ٹینٹسن پر گولہ باری کر رہے ہین اور یہان خارجی طاقتون کے کئی مقبوضات برباد کر دئے گئے۔ جب ایک امدادی فوج ٹینٹسن کی طرف روانہ ہوئی ہے۔

رپورٹ ۱۹ ماہ حال کو چیفو سے لمبا تار آیا ہے کہ یہان یہ خبر مشہور ہو گئی ہے کہ ٹینٹسن پر چینی ۱۷ روز تک گولہ باری کرتے رہے اور خارجی طاقتون کا بہت ہی نقصان ہوا

لندن ٹائمز شنگھائی کے ایک تار سے مظہر ہے کہ خواہ اگر یسپیکن سر ہو جاتا یکی تیاریاں کر رہی ہیں۔ ۱۲ جون کو ریوٹر پیکو مالے تار دیا ہے کہ نواہ مشہور ہوئی ہے کہ خارجی طاقتوں کے وزرا سفیہ بیان کو باغیوں نے قتل کیا۔ اور امیر البحر بیہر کی موت کی خبر نے لوگوں میں سخت برانگیختگی پیدا کی ہے مگر اب تک اسکی صداقت میں شبہ ہے۔

اخبارات گورنمنٹ جاپان پر زور دیرہے ہیں کہ چین کے برخلاف بہت سخت کارروائی شروع کی جائے۔ چاہے اور طاقتیں اسپر راضی ہون یا نہ ہون۔

بوہ کانپور کے متعلق ایک عجیب معاملہ ظہور میں آیا ہے۔ کانپور کی پولیس نے مسٹر کول تھر ولاشن کمپنی کے ایجنٹ اور اسکی ایک دیسی کلارک کو اس جرم میں ماخوذ کیا ہے کہ انھوں نے عوام میں اپنے کو پولیس افسر مشہور کیا تھا۔ مجرموں نے اپنی برئیت کے ثبوت میں بیان کیا کہ گورنمنٹ کی جانب سے قاتلوں کی گرفتاری کیلئے دو ہزار روپے کا جو انعام مشتہر کیا گیا ہے اسلئے ہمنے قاتلوں کی گرفتاری کی اسکی لباس میں کوشش کی تھی جو کسی ناجائز نیت پر مبنی نتھی۔ ایجنٹ مذکور ضمانت پر رہا ہیں۔

ایک اور مقدمہ مرتشدد پولیس ریاست جمپور (لوہنہ) کے پولیٹیکل ایجنٹ کے اجلاس میں پیش ہے حوالدار باباجی اور دیگر چار کانسٹبل اس جرم میں ماخوذ ہیں۔ انہر مقدمہ گذشتہ نام ایک بھائی کے خون کا جرم عاید کیا گیا ہے۔ مقدمہ چل رہا ہے۔

موضع ڈولوڈ (پونہ) میں ایک شخص کے مکان پر ڈاکہ ڈالنے کے جرم میں جو ڈاکو سشن سپرد کئے گئے تھے اونکی تحقیقات پونہ سشن کے اجلاس میں ۱۸

ماہ جاری ہوئی۔ ایک مجرم کو (جسنے اقبال جرم کیا تھا) ۵ سال قید سخت اور باقیون کو چھ چھ سال قید سخت کی سزا دیگئی۔

سخت گرمی کے باعث دماغ کو صدمہ پہنچنے سے کلکتہ میں اب تک چار آدمی مرچکے ہیں۔ ماہ جون کے آخر میں نام جہاز کے کپتان مسمی ٹال بیک بھی اسی مرض میں مبتلا ہو کر مرگئے۔

امیر کابل کی پالیسی نے تجارتی اولوالعزمی کو مار ڈالا۔ پوستینوں کا بھی سرکاری اجارہ ہو گیا۔ گھوڑے افغانستان سے بالکل نہیں آتے اور ہندی نمک کو افغانستان میں لانے نہیں دیتے۔

قحط ہند کے چندے میں قیصر جرمن نے جیب خاص سے معقول رقم یعنی ۲۷ ہزار روپیہ ہے۔

کانگڑہ کی وادی کلو میں سونیکی کانون کی تلاش کے لئے لندن میں ایک کمپنی قایم ہوئی ہے مسٹر تیک نے لندن کے اخبار ٹکلوب پر لائبل کی نالش دائر کی۔ لندن میں ہی سماعت ہوگی۔

لکھنؤ میونسپلٹی نے آگ بجھانیکے لئے ایک فائر انجن منگوایا۔

کسولی میں پسٹیور انسٹیٹیوٹ کے متعلق تیاریاں سرگرمی سے جاری ہیں یکم اگست سے کھلیگی۔

جنوبی افریقہ میں ہندی شاگرد پیشہ کے قبائل کی رفع تکلیف کے چندہ میں ۱۴ ہزار جمع ہوا ہے۔ گذشتہ چار ماہ میں بقدر ۰۰۰،۱۰ روپیہ تقسیم کیا گیا ہے۔ دو ہزار باقی جمع ہے۔ ناتھون امتر چندہ کیا گیا ہے۔

جنوبی افریقہ سے ہندی فوجون کی واپسی ماہ ستمبر سے پہلے کسی صورت میں اُمید نہیں کیجاسکتی۔

سنا جاتا ہے کہ بصرہ و بغداد شریف اور کربلائے معلی جانیکا راستہ کھل گیا ہے۔ بہت خوب ہے کہ بلا سدراہ ہوگئے۔ ڈاکٹری معائنہ کے بعد پاسپورٹ (پروانہ راہداری) مل جاتا ہے۔

عشرہ محرم پر جو دہاسپور میں وہان کے ہندو مسلمانون میں جو سخت فساد ہوا تھا اوس میں مالکان ریاست نے دونون فریقون میں صلح کرادی ہے اور یہ حکم دیا ہے کہ ہندو مسجد منہدمہ کو اور مسلمان مندر کی تعمیر درست کرادیں۔ اور بوجہ قحط سرکاری خزانہ کے روپیہ سے مسجد منہدمہ و مندر کی تعمیر کی جائے لیکن یہ معلوم نہیں ہوا کہ جو حضرات اس ہنگامہ کے بانی تھے اور جنہون نے زیردست مسلمانوں پر سخت مظالم کئے تھے اونکو کوئی سزا بھی ملی یا نہیں؟ تاکہ آیندہ کسی فرقہ کو اسطرح زیادتی کرنیکا حوصلہ نہو۔

خدا کا شکر ہے کہ تمام اضلاع ہند میں تھوڑی بہت بارش ہوگئی خصوصاً اضلاع دکن تو بخوبی سیراب ہوگئے اور کاشتکار جو تیتر بتر ہوگئے تھے واپس آکر اپنے کام میں مصروف ہیں

طاعونی شکار

تاریخ	مبتلائے طاعون	اموات طاعون	اموات جملہ امراض
۱۷ جون ۱۹۱۷ء	۸	۱۵	۱۶۸
۱۸ جون "	۲۷	۲۰	۱۸۲
۱۹ جون "	۲۵	۱۵	۱۹۲
۲۰ " "	۱۹	۱۶	۱۹۰
۲۱ " "	۲۰	۹	۱۹۳
۲۲ " "	۳۳	۱۹	۱۵۳
۲۳ " "	۱۷	۹	۱۷۵

مطبع مجیدی واقع مٹیا محل بازار میں حکیم محمد عبد الحمید فرخ دہلوی مالک و ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا